سوال

(524) نمازِجمعہ میں نماز کی مسنون قراءت کی بجائے اس سورت کی آخری آیات تلاوت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جمعرات کے دن عشاء کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون، جمعہ کو صبح کی نماز میں سورہ سجدہ اور سورہ دہر اور نماز جمعہ میں سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ قرأت مسنونہ قرار پائی۔ اہلحدیث حضرات بہت پابندی کے ساتھ ان نمازوں میں ''قرأت مسنونہ'' کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں مگر (کثیر منھم) ''ان میں سے اکثر'' ان سورتوں کو پورا پورا نہیں پڑھتے بلکہ آدھی آدھی یا آخری تین تین آیات ہی پر اکتفا کر کے سمجھتے ہیں کہ انھوں نے ''قرأت مسنونہ'' سے نماز یں ادا کر لی ہیں اور یہی تاثر مقتدی حضرات کو دیا جاتا ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر پوری پوری سورتیں نہ پڑھی جائیں تو کیا تب بھی ''قرأت مسنونہ'' ہی کہلائے گی یا بالفاظ دیگر کسی سنت ثابتہ میں (یعنی حضور اکرم ﷺ کے کسی قول یا فعل میں) اگر کچھ کمی بیشی کر لی جائے تو کیا پھر بھی وہ سنتِ ثابتہ ہی کہلائے گی یا اس کا نام کچھ اور ہوگا۔ اگر اور ہو گا تو کیا ہو گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرأت مسنونہ کی تعمیل اس صورت میں ہوگی جب مکمل سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ بعض آیات پر اکتفاء کرنے سے سنت ادا نہیں ہوگی، کیونکہ علی الاطلاق اسم سورت کا اطلاق کُل پر ہے۔ بعض پر نہیں۔ مثلاً کہا جائے، کہ فلاں نے ''سورہ فاتحہ'' کی تلاوت کی۔ اس کا مفہوم واضح ہے کہ مکمل سورت کی تلاوت کی۔ پھر نماز میں ''سورہ فاتحہ'' کی مشروعیت کے قائلین سب اس بات پر متفق ہیں، کہ مکمل سورت کا پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ نام کا اطلاق کُل پر ہے۔ بعض پر نہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ قرأت مسنونہ پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

'وَأَمَّا الْجُمُعَةُ فَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقِينَ كَامِلَتَيْنِ، وَسُورَةَ سَبِّحْ، وَالْغَاشِيَةِ۔ وَالِاقْتِصَارُ عَلَى قِرَاءَةِ أَوَاخِرِ السُّورَتَيْنِ مِنْ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ... إِلَى آخِرِهَا فَلَمْ يَفْعَلْهُ قَطُّ وَهُوَ مُخَالِفٌ لِهَدْيِهِ الَّذِي كَانَ يُحَافِظُ عَلَيْهِ وَأَمَّا قِرَاءَتُهُ فِي الْأَعْيَادِ، فَتَارَةً كَانَ يَقْرَأُ سُورَةَ (قٓ) وَ(اقْتَرَبَتْ) كَامِلَتَيْنِ، وَتَارَةً سُورَةَ ''سَبِّحْ''، وَالْغَاشِيَةِ''، وَهَذَا هُوَ الْهَدْيُ الَّذِي اسْتَمَرَّ أَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، لَمْ يَنْسَخْهُ شَيْءٌ وَلِهَذَا أَخَذَ بِهِ خُلَفَائُهُ الرَّاشِدُونَ مِنْ بَعْدِهِ' زاد المعاد، ۱/۵۴، ۵۳

حاصل اس کا یہ ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ اور عیدین وغیرہ میں ساری زندگی مخصوص مکمل سورتوں کا اہتمام فرمایا۔ بعض آیات کو کافی نہیں سمجھا۔ بعد میں خلفاء راشدین نے بھی اسی طریقہ کار کو اپنایا۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوۃ : صفحہ :462

محدث فتویٰ